نام کتاب	:	نشاناتِ ارضِ قرآن
مرتب و محقق	:	شاہ مصباح الدین شکیل
ناشر	:	فضلی سنز، ٹمپل روڈ، اُردو بازار-کراچی
سال اشاعت	:	۲۰۰۵ء
اشاعت	:	دوم، ترمیم شدہ
صفحات	:	۲۷۴
قیمت	:	مجلد، ۶۹۵ روپے
تبصرہ نگار	:	سفیر اختر☆

''سیرتِ احمد مجتبیٰ ﷺ'' (اولین اشاعت، جلد اوّل: ۱۹۸۶ء) اور ''سیرۃ النبی البم'' (اولین اشاعت: ۱۹۹۲ء) کی ترتیب و اشاعت کے ساتھ شاہ مصباح الدین شکیل کا نام اُن صاحب نظر سیرت نگاروں میں شمار ہونے لگا تھا جو واقعاتِ سیرت کی چھان پھٹک میں دقتِ نظر سے کام لیتے ہیں، اور تصاویر اور نقشوں کے ذریعے سیرت کے اہم واقعات کی تفہیم و ابلاغ کا خدا داد ملکہ رکھتے ہیں۔ ان کی دونوں کتابوں کی افادیت کا یہی پہلو تھا کہ مختصر عرصے سے وطنِ عزیز اور ہمسایہ ملک ہندوستان سے ان کے دو دو تین تین ایڈیشن شائع ہو گئے، اور یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔

''سیرت احمد مجتبیٰ ﷺ'' اور ''سیرۃ البم'' کی مقبولیت کے بعد شاہ مصباح الدین شکیل نے قرآن مجید میں مذکور انبیاء کرام، اقوام و ملل اور اُن کے آثار و باقیات کو موضوع تحقیق و جستجو بناتے ہوئے زیرِ نظر کتاب ''نشاناتِ ارضِ قرآن'' مرتب کی۔ قرآن مجید میں جن انبیاء کرام کا ذکر آیا ہے، مفسرین کرام نے احادیث اور اسرائیلیات کے حوالے سے ان کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے، بلکہ ''قصص الانبیاء'' کے نام سے چھوٹی بڑی متعدد کتابیں بھی لکھی گئی ہیں، تاہم انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں علم الآثار / اثریات (Archaeology) کی پیش رفت نے مغربی دنیا کے علمی حلقوں میں تورات (عہد نامۂ عتیق) کی شخصیات کے بارے میں حاصل ہونے والی معلومات نے ہلچل پیدا کر دی، تورات کے ناقدین نے جن شخصیات مثلاً حضرت داوٗدؑ اور حضرت سلیمانؑ وغیرہ) کو محض اساطیری قرار دے رکھا تھا، اُن میں سے بعض کے بارے میں تاریخی ثبوت سامنے آ گئے، اور مذہبی

☆ مکان نمبر۲، گلی نمبر ۶، نیو سٹی، پشاور روڈ، واہ کینٹ

حلقوں میں Biblical Archaeology کو قبولیت حاصل ہونے لگی۔ اس پیش رفت کی اطلاعات، گو دیر سے سہی، مسیحی مشنریوں کے ذریعے برصغیر میں بھی پہنچنے لگیں، مگر مسیحی مشنریوں نے نہ صرف تورات اور اناجیل کی تاریخیت ثابت کی، بلکہ بعض شخصیات کے بارے میں تورات اور قرآن مجید کے بیانات کے اختلافات کو مناظرے کا موضوع بنا دیا، اور یوں مسلم اہل علم و دانش کو قرآن کے انبیاء کرام، ان کی اقوام و ملل اور اُن کی باقیات پر غور و فکر کرنے اور علم الاثار کے ارتسامات کو جانچنے پرکھنے پر آمادہ کیا۔ اس حوالے سے مولانا سیّد سلیمان ندوی (م ۱۹۵۳ء) کا نام سرفہرست ہے جنھوں نے ''تاریخ ارض القرآن'' تالیف کی، بعد ازاں مولانا ابوالکلام آزاد (م ۱۹۵۸ء) نے، جو ''الہلال'' کے زمانۂ اشاعت (۱۹۱۲ء) سے اثری تحقیقات سے دلچسپی رکھتے تھے، اور ''الہلال'' میں اثری تحقیقات کو نمایاں کرتے رہتے تھے۔ (غالبًا ''الہلال'' کی ان تحریروں نے، سیّد سلیمان ندوی کے ذوق اثریات کی تربیت کی تھی، جو اس کے ادارۂ تحریر میں شامل تھے)، ''ترجمان القرآن'' میں اصحاب کہف، ذوالقرنین اور یاجوج ماجوج کے بارے میں انہوں نے علم الآثار کی تحقیقات سے بھرپور استفادہ کیا ہے، بعدازاں مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی (م یکم ربیع الاوّل ۱۳۸۲ھ) نے ''قصص القرآن'' کی جلدوں میں اسی حوالے سے قابل قدر کاوش کی، اسی طرح سیّد ابوالاعلیٰ مودودی نے ''تفہیم القرآن'' لکھتے ہوئے مناسب خیال کیا کہ ارضِ قرآن کے آثار و باقیات کو بچشم خود دیکھیں، چنانچہ اس مقصد کے لیے انہوں نے مشرقِ وسطٰی کا سفر کیا، اور اس کے حاصلات تفہیم القرآن میں تحریری مباحث اور نقشوں کی صورت میں قارئین کے سامنے آئے ہیں (سیّد مودودی کے سفر ارض قرآن کے لیے دیکھیے: محمد عاصم الحداد، سفرنامہ ارض القرآن، لاہور: اسلامک پبلی کیشنز، ۱۹۸۸ء)

''نشاناتِ ارضِ قرآن'' کی ترتیب انبیائے کرام کے زمانہ ہائے بعثت کے مطابق ہے۔ حضرت آدم، حضرت ادریس، حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت یوسف، حضرت شعیب، حضرت ایوب، حضرت ذوالکفل، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت الیاس، حضرت الیسع، حضرت یونس، حضرت زکریا، حضرت یحییٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور آخر میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے تاریخی و سوانحی معلومات یک جا کی گئی ہیں۔ قرآن مجید میں مذکور آثار کا ذکر متعلقہ انبیاء کے حوالے سے کر دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعات زندگی بیان کرتے ہوئے صفا و مروہ، زم زم اور بیت اللہ سے متعلق امور مثلاً عمارتِ کعبہ، تعمیر کعبہ کی تاریخ، مقام ابراہیمؑ، حجرِ اسود، بابِ کعبہ، قفل و کلید کعبہ، مطاف، غلافِ کعبہ وغیرہ کے بارے میں تفصیل سے لکھا گیا ہے۔

جملہ انبیاء کرامؑ جن کا تذکرہ کتاب میں شامل ہے، کی باقیات و آثار، اور ان سے متعلق شہروں اور عمارات کی سیاہ و سفید اور رنگین تصاویر اور نقشے فراہم کیے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں جناب مصباح الدین شکیل کی تلاش و جستجو قابل داد ہے کہ انہوں نے ایک صدی یا اس سے بھی کچھ زیادہ پرانی تصاویر اور نقشے یک جا کر دیے ہیں۔ ہر تصویر اور نقشے کے ساتھ ہی وضاحت کر دی گئی ہے۔

جناب شکیل نے عامۃ الناس اور طلبہ کو بالخصوص پیش نظر رکھا ہے، اسی حوالے سے زبان اور اندازِ بیان اختیار کیا گیا ہے۔ اُردو کے ذخیرۂ قرآنیات میں یہ بلاشبہ ایک خوبصورت اضافہ ہے، تاہم اس موضوع سے اعلیٰ تر علمی و تحقیقی دلچسپی رکھنے والوں کے لیے مزید خوب تر کتابوں کی تالیف و ترجمہ کی ضرورت ہے۔

فضلی سنز-کراچی کے جناب ساجد فضلی بھی مرتب و محقق کے ساتھ مبارک باد کے مستحق ہیں جنہوں نے وطنِ عزیز کے اعلیٰ ترین اشاعتی معیار پر کتاب پیش کی ہے۔ آرٹ پیپر پر چار رنگوں میں کتاب شائع کی گئی ہے، اور اس کی پیشکش میں سلیقے اور عمدہ ذوق کا ثبوت دیا ہے۔ اس انداز کی کتابوں کی قیمت کچھ زیادہ ہوتی ہے، تاہم ''فکر و نظر'' کے سائز پر شائع شدہ ''نشاناتِ ارضِ قرآن'' کی قیمت نہایت مناسب ہے۔

☆☆☆☆☆